مقامِ صحابیت قرآنی تعلیم کی رُو سے

مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی دارالارشاد کیمبل پور

کیپٹن قطب الدین احمد صاحب "برہان" کے جانے پہچانے اور مستند و معتبر فاضل مقالہ نگار ہیں، نومبر کے "برہان" میں ان کا مضمون "خلافت و امامت اور مقام شاہ ولایت" اسی اعتماد پر دیدیا گیا اور اشاعت سے پہلے اس پر نظر نہیں ڈالی گئی۔ اب اس کوتاہی پر رہ رہ کر افسوس ہو رہا ہے، مشاجرات صحابہ کے نازک ترمسئلے میں سلف صالح کا مسلک کف لسان اور سکوت کا ہے۔ مگر فاضل مقالہ نگار حد سے آگے بڑھ گئے اور حیدر کرار رضی اللہ عنہ سے عقیدت کے جوش میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر بری طرح برس پڑے۔ جس کا نتیجہ یہ ہونا ہی چاہیئے تھا کہ صحابہ کرام کے مراتب اور مقام صحابیت کی بحث چھڑ گئی۔ مولانا قاضی زاہد الحسینی نے زیر نظر مضمون میں مسئلے کے اس گوشے کو صاف کرنے کی کوشش کی ہے۔ (برہان)

نومبر ۱۹۶۵ء کے برہان میں خلافت و امامت کے عنوان سے کیپٹن محمد قطب الدین احمد صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں موضوع کو مدلل طور پر پیش کرتے ہوئے ایسا طریق کار اختیار کیا گیا ہے کہ جس سے مقام صحابہ کی عظمت اور بعض جلیل القدر صحابہ کے کمالات علیہ پر حجاب ڈالا جا سکتا ہے۔ خصوصاً حضرت امیر معاویہ کے متعلق غیر مناسب الفاظ میں تبصرہ کیا گیا ہے۔ علی ہذا القیاس حدود سے متجاوز ہو کر صحابی کی تعریف میں ایسا مبہم طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ اس کی اساس پر کسی کو صحابی قرار دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ صاحب مضمون کا یہ کہنا:

"صحابی وہ ہے جس نے بطریق اتباع آپ کی طویل صحبت اٹھائی ہو اور آپ سے علم حاصل کیا ہو۔ جن لوگوں نے اس کے بغیر آپ کی صحبت اٹھائی یا اس مقصد کو پیش نظر رکھا لیکن طویل صحبت نہیں اٹھائی"، وہ صحابی نہیں"

اس طویل صحبت کے لئے کتنا عرصہ درکار ہے۔ اگرچہ اس کی تصریح تو صاحب مضمون نے

ہیں فرمائی مگر اتنا ضرور کہہ دیا کہ :-

"جو فتح مکہ کے وقت ایمان لائے اور جن کی... ساری کوشش یہی رہی کہ وہ اقتدار کی کرسیوں پر براجمان رہیں....... کیا اس قماش کے حضرات بھی اپنی نام نہاد صحابیت کا لبادہ اوڑھ کر اویس قرنی ...... سے بھی بڑھ چڑھ کر ہو سکتے ہیں۔"

اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ تعلیمات قرآنی کی واضح روشنی میں مقام صحابیت کو پیش کیا جائے۔

مقام صحابہ میں جس بات کو ممتاز حیثیت حاصل ہے وہ یہ کہ ان کے ایمان اور خاتمہ علی الایمان کو قرآن مجید نے واضح فرما دیا۔ صحابہ کرام کے بغیر کسی دوسرے مسلمان کو خواہ وہ کسی قدر کمالات علمیہ اور عملیہ میں فائق نظر آئے۔ ہم یقین کے ساتھ مقام رضا پر فائز نہیں کہہ سکتے۔ رضی اللہ عنہم کا طغرہ امتیاز صرف صحابہ ہی کے لئے ہے۔ اور اس میں صحابہ کی سب اقسام داخل ہیں۔ خواہ وہ فتح مکہ سے پہلے دولتِ ایمان کا شرف حاصل کر چکے ہوں یا فتح مکہ کے بعد ان کو یہ شرف ملا ہو۔ سورۃ الحدید کی آیت ۱۰ میں فرمایا۔

لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ	ترجمہ :- تم میں سے جس نے فتح (مکہ) سے پہلے راہ خدا میں خرچ کیا اور دشمنوں سے جہاد کیا وہ دوسرے مسلمانوں کے برابر نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ ان مسلمانوں سے جنھوں نے فتح کے بعد مال خرچ کیا اور جہاد کیا مرتبہ میں کہیں بڑھے ہیں اور اللہ نے اچھا بدلہ دینے کا وعدہ تو سب سے کیا ہے اور جو تم عمل کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے

اس ارشاد عالی میں مندرجہ ذیل امور ارشاد فرمائے۔

۱۔ صحابہ کے درجات میں تفاوت ضرور ہے۔

۲۔ مگر سب کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے الحسنیٰ کا وعدہ کر رکھا ہے۔

۳۔ اب میرے فیصلے کے بعد کوئی دوسرا ان کے متعلق فیصلہ نہ کرے۔ میں ان کے اعمال سے (جو اب کر رہے ہیں یا آئندہ کریں گے) باخبر ہوں۔ جیسا کہ سورۃ الممتحنہ آیت ۷ میں ارشاد فرمایا کہ مخاطب تمہارے دشمن ہیں۔ میں عنقریب ان میں اور تم میں محبت ڈال دوں گا۔ فرمایا:

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ترجمہ:۔ عنقریب اللہ تمہارے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان جن سے تم نے دشمنی کر لی ہے محبت پیدا کر دے گا اور اللہ صاحب قدرت ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یعنی:۔

(۱) تمہارے دینی دشمنوں اور تم میں مودت ڈال دوں گا۔

(۲) اس کو مشکل نہ سمجھو احد میں اور بدر میں تلواریں اٹھانے والوں کو تمہارا محب اور محبوب بنا دوں گا میں قادر ہوں۔

(۳) اور تم ان کے سابقہ اعمال کے پیش نظر ان کے ایمان اور اخلاص میں شبہ نہ کرنا اور نہ تنقید کرنا میں ان کو معاف کر دوں گا بخش دوں گا کیوں کہ میں غفور رحیم ہوں۔

علیٰ ہذا القیاس منافق کے ایمان سے بھی مایوس نہ ہوں۔ بلکہ ان میں سے بعض وہ ہیں جنکی صلاحیت تاحال ختم نہیں ہوئی جیسا کہ سورہ بقرہ ع۲ میں فرمایا:

كُلَّمَاۤ اَضَاۤءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ترجمہ: جب کبھی روشنی کرتی ہے (وہ آگ) ان کے لئے چلتے ہیں۔

وَاِذَاۤ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا اس میں اور جب ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

مگر وہ قدم پیچھے نہیں ہٹتے، آگے چل ہی رہے ہیں ایک وقت آ سکتا ہے کہ ان کو دولت اخلاص نصیب ہو جائے سورۂ احزاب آیت ۷۳ میں فرمایا۔

وَلِيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

ترجمہ: اور اگر چاہے تو منافقوں کو سزا دے یا ان کی توبہ قبول فرمائے۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت میں عذاب اور قبولیتِ توبہ دونوں کا احتمال ذکر فرمایا۔ اور ساتھ ہی انکی سابقہ اعتقادی اور عملی کافرانہ زندگی کی بخشش کا اعلان فرما دیا۔ ان کو اسی اجر عظیم کا مستحق قرار دیا جو مومنین کے لئے ہے فرمایا۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا

النساء ۱۴۵، ۱۴۶

ترجمہ: بے شک منافق دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور تم ہرگز ان کا کسی کو حمایتی نہ پاؤ گے۔ ہاں جو لوگ تائب ہو گئے اور انھوں نے اپنی اصلاح نفس کر لی اور خدا کا دامن تھام لیا اور خدا کے لئے اپنا دین خالص کر لیا تو یہی لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں گے۔ اور عنقریب اللہ مومنوں کو ثواب عظیم عنایت فرمائے گا۔

اب جن کو خداوند قدوس نے اجر عظیم کی بشارت دی گناہوں کی معافی کا اعلان فرمادیا ان کے بارے میں اپنی رائے پیش کر دینا اللہ اور اس کے رسول سے آگے قدم اٹھانا ہے جو کہ مسلمان کے ایمان میں کفر کی ملاوٹ کو ظاہر کرتا ہے۔ فرمایا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۔

اب رہا یہ مسئلہ کہ فضیلت صحابہ سے غیر صحابی کی فضیلت فائز ہو سکتی ہے۔ یہ نظریہ بھی قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے کہ کسی غیر صحابی کو اس وضاحت کے ساتھ خصوصی نجات اور مقام رضا حاصل نہیں۔ غیر صحابی کے تمام کمالات کی انتہا صحابی کے کمالات کی ابتدا ہے حضرت مجدد الف ثانی رح نے ارشاد فرمایا۔

فانہم (الصحابۃ) فی اول صحبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم نالوا ما تیسر فی النہایۃ (مکتوبات ج ا المکتوب ۳۱) جس مجدد الف ثانی کو صحابہ سے فضیلت دینے کے لئے صاحب مضمون کس عجلت سے بیتاب ہیں۔ ان کا نظریہ تو یہ ہے کہ صحابہ کرام نے صحبت نبوی کی ابتدا ہی سے وہ کمالات حاصل کر لئے جو دوسروں کے لئے آخری حدود محنت میں آسان ہو سکتی ہیں۔ عصمت صرف انبیاء کرام کا خاصہ ہے۔ صحابہ سے دور نبوت میں بھی لغزش ہوئی اور بعد میں امکان تھا۔ مگر خداوند قدوس نے جو کہ علیم اور خبیر ہے دور نبوت میں صادر ہونے والی لغزشوں کو خود معاف کر دیا غزوہ احد کا واقعہ سورۂ آل عمران کی کئی آیات میں پھیلا ہوا ہے جہاں وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ فرمایا اور ساتھ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی فرمایا فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ (۱۵۹) یعنی

۱۔ ان کو معاف کر دیجئے ۔ ۲۔ مجھ سے بھی ان کی بخشش کی درخواست کیجئے ۔ ۳۔ اپنا اعتماد ان پر باقی رکھتے ہوئے امور جنگ میں ان سے مشورہ لیجئے ۔ امت کا اجماع اس مسئلہ پر ہو چکا ہے۔ کہ صحابہ کرام بلا تفریق امت کے دوسرے افراد سے افضل اور اعلیٰ ہیں۔ امام شاہ ولی اللہ دہلوی نے فرمایا۔

"ولکن الحق ان جمہور القرن الاول افضل من جمہور القرن الثانی ونحو ذلک والملۃ انما ثبت بالنقل والتوارث ولا توارث الا بان یعظم الذین شاھد وامواقع الوحی وعرفوا تاویلہ وشاھدوا سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یخلطو امعہما تعمقا ولا تھاونا ولا ملۃ اخری" حجۃ اللہ ج ۲ ص ۱۱۱

احادیث میں جو مناقب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے آئے ہیں امت کو ان پر پورا یقین ہے۔ امت کی اکثریت آپ کے اسم گرامی کے ساتھ کرم اللہ وجہہ کا اعزاز زیادہ کرتی ہے اور یہ ایمان کی اساس سمجھا جاتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا احترام اور محبت رکھی جائے لیکن اس ضمن میں اگر صحابی کالنجوم والی حدیث کو مخدوش اور ناقابل یقین کرانے کی کوشش

کی جائے تو انا مدینۃ العلم کی حدیث پر بھی بعض علمار نقد و رجال کی بحث ملاحظہ کی جا سکتی ہے سب صحابہ دربار نبوت سے محبوبیت کے خطاب یافتہ تھے۔ اگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ تو حضرت اسامہ کے متعلق بھی فرمایا من احبنی فلیحب اسامہ اور حضرت معاذ کو تو یوں فرمایا واللہ انی لاحبک یا معاذ، وغیر ذلک ارشادات نبوت سے کتب مناقب بھری پڑی ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب اور دوسرے حالات پر مستقل اور کامل کتب موجود ہیں۔ واللہ الموفق۔

مجلس ترقی ادب لاہور کا موقر تحقیقی سہ ماہی مجلہ

"صحیفہ"

زیر ادارت: ڈاکٹر وحید قریشی، کلب علی خاں فائق

غالب نمبر پیش کرتا ہے

پاک و ہند کے نامور محقق اور نقاد اپنے گرانقدر مقالے پیش کر رہے ہیں۔ جن میں مولانا امتیاز علی خان عرشی، مولانا غلام رسول مہر، مالک رام، آل احمد سرور، قاضی عبدالودود، ڈاکٹر شوکت سبزواری، ڈاکٹر عندلیب شادانی، ڈاکٹر وزیر آغا، ڈاکٹر محمد باقر، ڈاکٹر گیان چند ڈاکٹر عبادت بریلوی۔ ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار، ڈاکٹر آمنہ خاتون کے علاوہ بھی بہت سے نام شامل ہیں

سالانہ چندہ: دس روپے عام پرچہ: دو روپے پچاس پیسے

غالب نمبر (ضخامت ۵۰۰ صفحات سے زائد) دس روپے

مجلس ترقی ادب ——— ۲ کلب روڈ۔ لاہور۔